انقش اسی مضمون کی عبارت سرفراز صاحب نے حضرت خواجہ نظام الدین محبوب الٰہی کے ملفوظات سے نقل کی ہے

علمائے دیوبند کے نزدیک حق وباطل کا میزان

صوفیاء کرام کی عبارت کے بارے میں سرفراز صاحب شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے حوالے سے فرماتے ہیں۔ ﴿والمیزان فی الخیر والشر الکتاب علی تاویلہ الصریح و معروف السنۃ لااجتہا دالعلماء ولا اقوال الصوفیاء﴾ خیر اور شر کی ترازو قرآن کریم ہے جو صریح تاویل پر مشتمل ہو اور مشہور حدیث ہے نہ حضرات علماء کرام کا اجتہاد اور نہ حضرات صوفیاء کرام کے اقوال۔ مزید فرماتے ہیں عقائد وشرائع کے بارے میں ایک دو نہیں علماء کرام اور صوفیاء عظام کے سینکڑوں اقوال وعبارات پیش کیے جائیں تو لاحاصل ہے صفحہ نمبر 154 صفدری اصول کے مطابق تو صوفیاء کی سینکڑوں عبارات بھی شرائع کے بارے میں حجت نہیں تو ایک عبارت کیسے حجت ہوگی۔

مینگنی والی عبارت کا جواب اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی زبانی۔

اسی عبارت کا جواب اعلی حضرت عظیم البرکت مجدد برحق مولانا احمد رضا خان صاحب فتاوی رضویہ جلد نمبر 6 صفحہ نمبر 308 پر دیتے ہیں ہم انہی کا کلام نقل کر دیتے ہیں کیونکہ کلام الامام امام الکلام اعلحضرت قدس سرہ ارشاد فرماتے ہیں۔ پہلا جواب اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے یہ ارشاد فرمایا۔ کوئی کتاب یا رسالہ کسی بزرگ کے نام منسوب ہونا اس سے ثبوت قطعی کو مستلزم نہیں بہت سارے رسائل خصوصاً حضرات اکابر چشت کے نام منسوب ہیں جس کا اصلاً ثبوت نہیں۔

ثانیاً: کسی کتاب کا ثابت ہونا اس کے ہر فقرے کا ثابت ہونا نہیں بہت سے اکابر کی کتابوں میں الحاقات ہیں جن کا مفصل بیان کتاب الیواقیت والجواہر امام شعرانی میں ہے

Marfat.com